۳۵واں باب

نبوّت کا پانچواں سال (جاری)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرِ قیادت اعلائے کلمۃ اللہ کی جدوجہد کے مکّی دور میں مرحلہ بہ مرحلہ نزولِ قرآن [نزولی ترتیب]

۳۵واں باب
نبی ﷺ کی زیرِ قیادت اعلائے کلمۃ اللہ کی جد وجہد کے مکّی دور میں مرحلہ بہ مرحلہ نزولِ قرآن

سورتوں کو اُن کے زمانہ نزول کے مطابق ترتیب دینے میں سب سے پہلے پورے قرآن کو دو حصوں مکّی اور مدنی میں تقسیم کرنا اوّلین مرحلہ ہے۔ جس کو ہم نے پچھلے باب میں طے کر لیا، جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ مدنی سورتوں کا زمانی تعین بہت متعین اور مشہود documentated ہے۔ مدنی سورتوں کے بارے میں ہماری روایات اور قرآن کی اندرونی شہادتیں اتنی واضح ہیں کہ اِن سورتوں کے زمانی تعین میں اختلاف صرف ضدم ضدا کے باعث ہی ہوتا ہے۔ ویسے بھی اس داستانِ 'کاروانِ نبوّت ﷺ' میں ہم ابھی مکّی دور کے آغاز ہی سے گزر رہے ہیں اور فی الوقت ہمارے پیشِ نظر مکّی سورتوں ہی کی زمانی ترتیب ہے۔ ڈیڑھ ہزار سال قبل جبریلِ امین کی قرآن کریم لے کر تشریف آوریوں کی سو فی صد یقین کے ساتھ ترتیب [متضاد روایتوں اور ڈیڑھ ہزار سالوں میں اکٹھی accumulated آرا کے انبار سے استفادہ کرتے ہوئے!!] قطعی ناممکن ہے، تاہم فہم قرآن کی راہیں کشادہ کرنے کے لیے اللہ سے ڈرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اللہ کی عطا کردہ مُیَسَّر بصیرت سے برائے حصولِ مقصد ایک عبوری ترتیب working index حاصل کی جا سکتی ہے، [جس کے بارے میں گمان کیا جا سکے کہ یہ حقیقت سے قریب تر ہو گی اِن شاء اللہ۔]

علامہ سیوطی نے الاتقان فی علوم القرآن میں وہ روایات درج کی ہیں جو مکّی و مدنی سورتوں کے نزول کے بارے میں رہ نمائی کرتی ہیں۔ اِن میں ایک اُبی بن کعبؓ سے، دو ابنِ عباسؓ سے اور چار تابعین گرامی عکرمہؒ، علیؒ بن ابی طلحہ، قتادہؒ اور جابر بن زیدؒ سے منقول ہیں۔[19]

نزولی ترتیب کے بارے میں سب سے زیادہ مقبولِ عام ایک موقوف حدیث ابنِ عباسؓ کی ہے جسے حافظ محمد ایوب بن یحییٰ بن ضریس نے اپنی کتاب فضائلِ قرآن میں نقل کیا ہے۔ جس

[19] مطالعہ سیرت پیغمبرِ انقلاب اور قرآنِ حکیم، صلاح الدین کاشمیری، صفحہ ۴۳۱۔

میں عبداللہ بن عباسؓ قرآن کی تمام سورتوں کی نزولی ترتیب بیان کرتے ہیں[20]۔ اسی حدیث سے بیش تر مفسرین نزول کی ترتیب پر استدلال کرتے ہیں، یہی ترتیب ہندوپاک کے بہت سارے پبلشرز قرآن مجید میں سورتوں کے سرنامے پر شائع کرتے ہیں۔ مولانا گوہر رحمان اپنی کتاب علوم القرآن میں مذکورہ حدیث پر رجال کی تفصیلی تحقیق کے بعد یہ نتیجہ بیان کرتے ہیں کہ: نزولی ترتیب کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت منقطع بھی ہے اور اس کی سند میں دو راوی ضعیف بھی آئے ہیں لہٰذا اس روایت کی بنیاد پر بیان کردہ نزولی ترتیب کو قطعی نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ یہ خبرِ واحد بھی ہے، منقطع الاسناد بھی ہے اور ضعیف الاسناد بھی[21]۔

زمانہ نزول کے تعین پر سابقہ چودہ سو سالوں میں سینکڑوں لوگوں نے بڑا کام کیا ہے اور نزولی ترتیب کی فہارس مرتب کی ہیں، نزول پر ماضی قریب میں سب سے جامع کام سیّد مودودیؒ کا ہے جنھوں نے کوئی فہرست تو مرتب نہیں کی اور نہ ہی یہ اُن کا مرکزی موضوع تھا تاہم عام مسلمانوں کے لیے قرآن کی تفہیم کی خاطر انھوں نے ایک ایک سورۃ اور آیت کے بارے میں زمانہ نزول اور شانِ نزول پر تحقیق کی ہے، جس کے نتیجے میں ایک زبردست ڈاٹا جمع ہو گیا ہے اور اُس کو بنیاد بنا کر نہ صرف فہارس مرتب کی جاسکتی ہیں بلکہ اور بھی بہت کام کیا جا سکتا ہے۔ نزولی ترتیب پر ماضی قریب کا بہترین اور ہمہ اطراف کام جناب پروفیسر صلاح الدین کاشمیری صاحبؒ نے کیا ہے، افسوس یہ ہے کہ اُن کا سارا کام طبع نہ ہو سکا، صرف دو جلدیں ظلال القرآن فاؤنڈیشن نے شائع کی ہیں، پہلی جلد میں آج تک نزولی ترتیب پر جتنے اہم کام سرانجام پائے ہیں اُن کو انھوں نے رپورٹ کیا ہے، ساری فہارس شائع کی ہیں، محققین کے لیے بہت عمدہ چیز ہے۔

سورتوں کی مکّی اور مدنی تقسیم کے بعد اوپر مذکورہ مقصد کے لیے اب بڑا کام مکّی سورتوں کی مختلف ادوار میں درجہ بندی ہے پھر یہ ممکن ہو گا کہ سورتوں کے ہر گروپ کو اُس کے دور میں ترتیب دیا جائے۔ متعدد مفسرین اور مورخین نے مکّی زندگی کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

[20] الاتقان فی علوم القرآن، ص ۳۱، ۳۲ ج ۱ بحوالہ مطالعہ سیرت، کاشمیریؒ صفحہ ۴۳۱۔
[21] علوم القرآن، گوہر رحمان، جلد ا ص ۱۸۶ تا ۱۹۲ بحوالہ مطالعہ سیرت، کاشمیریؒ صفحہ ۴۳۳۔

تفہیم القرآن لکھنے کے آغاز میں جب سورۂ فاتحہ کے بعد سید مودودیؒ نے پہلی مکّی سورۃ، سورۂانعام کا دیباچہ تحریر کیا تو جدوجہد کو چار نمایاں ادوار میں تقسیم کیا اور ہر دور کی خصوصیات تحریر کیں تاکہ آنے والی ہر مکّی سورۃ کے بارے میں یہ جاننے سے کہ یہ کس دور کی سورۃ ہے، اُس کے سیّاق وسباق کو سمجھنے میں آسانی ہو، صاحبِ تفہیم القرآن نے سورۂ انعام کے دیباچے میں درج ذیل چار ادوار میں مکّی جدوجہد کو تقسیم کیا:

جدول ۳۵-۲ مکّی زندگی کے چار ادوار، سیّد مودودیؒ کی تحقیق کا نتیجہ فکر

پہلا دور: آغازِ بعثت سے لے کر کوہِ صفا پر اعلانِ نبوّت تک	پہلے تین سال
دوسرا دور: اعلانِ نبوّت سے لے کر ظلم وستم اور فتنہ کے آغاز تک	چوتھا سال اور مزید چند ماہ
تیسرا دور: آغازِ فتنہ سے وفاتِ ابوطالب تک	پانچویں سال سے دسویں سال تک
چوتھا دور: وفاتِ ابوطالب سے ہجرتِ مدینہ تک	۱۰ نبوی سے لے کر ۱۳ نبوی تک

تاہم چوتھی جلد تک پہنچنے پر قرآن اور سیرتِ مبارکہ پر آپ کی فکر و نظر میں جو عالی شان رسوخ پیدا ہو چکا تھا، اُس کی مدد سے آپ نے مکّی سورتوں کے دیباچوں میں اپنے پہلے مقرر کردہ چار ادوار کے بجائے تین ادوار کا حوالہ دینا شروع کر دیا۔ ظاہر ہے بیش تر مکّی سورتیں تفہیم کی پانچویں اور چھٹی جلد میں آئی ہیں، یوں تفہیم القرآن کی پانچویں اور چھٹی جلد میں آپ کی تبدیل شدہ رائے کے مطابق مکّی سورتوں کے ادوار کا تعین ہوا ہے۔

سید صاحبؒ نے سورۂ انبیا کی تفہیم سے پہلا، دوسرا، تیسرا اور چوتھا دور کہنے کے بجائے بعد کی سورتوں کے لیے تین نئی اصطلاحات اختیار کیں، پہلے اور دوسرے دور کو ضم کرکے ابتدائی دور مقرر کیا، تیسرا دور، دورِ متوسّط کہلایا اور چوتھا دور، آخری دور۔ ابتدائی دور کی پہلے سال کی سورتوں کے لیے بھی مختلف سورتوں میں کبھی بالکل ابتدائی اور کبھی بہت ابتدائی کی اصطلاحات استعمال کیں۔ سید صاحبؒ کی اس جستجو سے خوشہ چینی کرتے ہوئے مصنف نے مکّی جدوجہد کو سات ادوار میں تقسیم کیا ہے جو اوپر دیے گئے جدول ۳۵-۳ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

جدول ۳۵-۳ ہمارے تجویز کردہ مکّی زندگی کے سات ادوار

کاروانِ نبوّت ﷺ کا مکّہ کے تیرہ سالہ قیام میں کن کن ادوار سے گزر ہوا	
پہلا دور: پہلے تین سالِ نبوّت ﷺ	نظامِ باطل کو چیلنج کیے بغیر منتخب لوگوں تک دعوت
دوسرا دور: چوتھا سال نبوّت ﷺ: خاتم النبیین کی مکّہ میں تہلکہ خیز قیامت سے ڈراوے اور شرک کے خلاف توحید کی دعوتی مہم	
تیسرا دور: پانچواں سالِ نبوّت ﷺ	آغاز میں ظلم اپنے عروج پر اور پھر اُس میں واضح کمی، ہجرتِ حبشہ
چوتھا دور: چھٹا سال نبوّت ﷺ	مکّہ میں اسلام کا ایک محسوس طاقت کے طور پر ابھرنا
پانچواں دور: ساتواں، آٹھواں اور نواں سالِ نبوّت ﷺ:	معاشی اور معاشرتی مقاطعہ، شعبِ ابی طالب میں رہائش
چھٹا دور: دسواں اور گیارھواں سالِ نبوّت ﷺ:	سالِ غم اور دعوت کے لیے کسی نئے مقام کی تلاش کا آغاز
ساتواں دور: بارھواں اور تیرھواں سالِ نبوّت ﷺ	مدینے میں اسلام کا فروغ، معراج اور ہجرتِ مدینہ

مکّی زندگی کی جدوجہد اور تحریک کو اس طرح تقسیم کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ آپ اِن ادوار میں نازل ہونے والی سورتوں میں اِس دور کے تقاضوں کو اور حالات کی مناسبت سے اُس کشمکش کے دوران اللہ تعالیٰ کی رہ نُمائی [اندرونی شہادتوں] کو بہت واضح دیکھ سکتے ہیں۔ ادوار کی تعداد بڑھا دینے کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ ادوار کی واقعاتی حدود ہر دور کو بہت واضح کر دیتی ہیں [مثلاً ہجرتِ حبشہ سے قبل اور بعد یا معراج سے قبل وغیرہ وغیرہ] اور دوسرا یہ کہ ہر دور میں سورتوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے یوں اُن کی تقدیم وتاخیر کے تعین میں بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

آنے والے صفحات میں ہم ہر دور میں نازل ہونے والے قرآن میں اُس دور کی کشمکش کے عکس کو تلاش کریں گے یا یوں کہیے کہ اُس عکس کی بنیاد اور رواۃ کی مدد سے نزولی ترتیب میں سورتوں کا مقام متعین کریں گے۔ نصیحتوں اور زندگی کے فلسفوں کا مختلف مواقع پر بر محل ہونا، مختصر سورتوں سے ہوتے ہوئے سورتوں کا طویل ہو جانا، گزرتے ہوئے ادوار کو دکھاتا ہے، کسی کشمکش کا تذکرہ، کسی سوال یا اعتراض کا جواب، خطاب میں مشرکین کے ساتھ اہلِ کتاب کی جانب التفات، سابقہ انبیا کے قصّوں کے تحریکِ مکّہ سے مشابہ مخصوص حصوں کا سنایا جانا وغیرہ وغیرہ،

یہ تمام امور ہمیں سورتوں کا اُن کے نزولی ترتیب کی فہرست میں مقام متعین کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

پہلا دور: زمانی اعتبار سے یہ وہی پہلے تین سالوں پر مشتمل زمانہ ہے جسے سید مودودیؒ نے پہلا خفیہ دعوت کا دور گنا ہے ہم اس کو بنیادی مگر غیر مہماتی دعوت کا دور کہتے ہیں، ہر چند کہ یہ عوامی انداز لیے ہوئے نہ تھا مگر خفیہ بھی نہیں تھا۔اس دور میں دعوت کو انتہائی عمدہ فروغ ملا اور وہ عظیم انسان مُیسّر آئے جنھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر اللہ کی توفیق وتائید سے دنیا میں ایک نئے دور اور ایک نئی تہذیب و حکومت کو جنم دیا۔ آپ ﷺ کے دورِ نبوت کا یہ حسین ترین، نتیجہ خیز اور انتہائی پر سکون دور تھا۔

پہلا دور: پہلے تین سالِ نبوّت ﷺ

۹ ربیع الاول سے ۲۱ رمضان المبارک تک پہلے سالِ نبوّت کے پہلے چھ مہینے: نبی ﷺ نے یہ زمانہ تعبد و تحنث میں بسر کیا اس دوران کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔

۲۱ رمضان سنہ ۱ نبوی سے ۳۰ ذی الحج نبوّت کے پہلے سال کا نصف آخر: پہلے دور کے اس دوسرے حصے کا آغاز ۲۱ رمضان المبارک کو سورۂ علق کی پہلی پانچ آیات پر مشتمل پہلی وحی سے ہوا۔ یہ حصہ بھی چھ ماہ پر مشتمل ہے۔ یہ پورا دور ابتدائی دعوت کے کام پر مشتمل رہا جس میں نظامِ باطل کو چیلنج کیے بغیر منتخب لوگوں تک توحید کی دعوت پہنچائی گئی۔ پہلی وحی کے بعد دس روز کا ایک وقفہ رہا جسے فترۃ الوحی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس وقفے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ کارِ نبوت کا آغاز کریں، لوگوں کو اللہ کی پکڑ سے ڈرائیں، فترۃ الوحی کی وجہ سے جو طبیعت میں اضطراب پیدا ہوا تھا اُس کو رفع کرنے کے لیے بھی قرآن نے ہمت بندھائی اور آپ کو اس تحریک اور کشمکش کے درمیان رب العالمین کی پشت پناہی اور کامیابی کی بشارت دی گئی۔اِن چھ ماہ میں نازل ہونے والی سورتیں یہ واضح کرتی ہیں کہ اوّلین مومنین کے فکر و خیال میں کیا چیزیں پیوست کی جانی چاہییں ہیں۔ دورِ حاضر میں اسلام کے احیا کے لیے اُٹھنے والی تحریکات کو سورتوں کی اس نزولی ترتیب کی حکمت سے فائدہ اُٹھانا چاہیے اور اپنے ساتھ شامل ہونے والے کارکنان اور صفِ

اوّل کی قیادت کے قلب و ذہن میں اِن سورتوں کا حاصل جذب کرنے کی جستجو ہونی چاہیے۔ کسی بھی تربیتی نصاب کے مقابلے میں خود اللہ تعالیٰ کا تیار کردہ نصاب لاریب بہتر ہے۔ اس دور کی سب سے بڑی خصوصیت خاندانِ نبوّت ﷺ اور خانوادہِ ابو بکر کا اہلِ ایمان میں شامل ہونا ہے اور پھر اِن دونوں حضرات کی مساعی جمیلہ سے تحریک کے لیے صف اوّل کی ٹیم کا تیار ہونا ہے۔ پہلے دور کے ان چھ ماہ میں سورتیں درج ذیل ترتیب سے نازل ہوئی ہیں۔ اِن کے زمانہ نزول کے بارے میں تفہیم القرآن سے کشید کی گئی سید مودودی ؒ کی رائے ہر سورۃ کے نام کے بعد اگلے کالم میں درج ہے اور پھر یہی طرز اس باب کے آیندہ صفحات کے تمام جداول میں برقرار رکھا گیا ہے۔

یکم محرم سنہ ۲ نبوی سے ۳۰ ذی الحج سنہ ۳ نبوی تک: یہ تین سالہ پہلے دور کے آخری دو سال ہیں، اس دوران نازل ہونے والی قرآن کی سورتیں تیار ہو جانے والی اور پیہم شامل ہونے والی ٹیم کی تربیت کے اگلے مرحلے کا اظہار ہیں۔ اس میں دین اسلام کی بنیادی تعلیمات بیان کی گئی ہیں، ان میں قیامت کے ڈراوے کے ذریعے آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کے سامان کے ساتھ اخلاقیات کے دروس بھی شامل ہیں، اسی دور کے آخر میں دارِ ارقم میں ایک مرکز کا قیام یہ پیغام دیتا ہے کہ اگر آزادی کے ساتھ کام کے لیے مسجد مُیَسَّر نہ ہو تو بدرجہ مجبوری گھروں میں بھی مرکز قایم کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ہم اِن دو سالوں میں سورتوں کو بہ اعتبارِ نزولی ترتیب نقل کر رہے ہیں۔ یہ تمام سورتیں کتاب کی پہلی جلد میں زیرِ بحث آچکی ہیں۔ اُن کا دوبارہ مطالعہ اِن سورتوں کے اس زمانے میں نزول کو برمحل سمجھنے کے لیے مفید ہوگا۔

دوسرا دور: چوتھا سال نبوّت ﷺ:

یکم محرم سے ۳۰ ذی الحج ۴ نبوی تک: نبی ﷺ کی جانب سے اپنے اہلِ قبیلہ کے لیے دعوتِ طعام پھر صفا کی پہاڑی سے قیامت کے ڈراوے والے خطاب کے ساتھ مکّہ میں شرک کے خلاف تہلکہ خیز توحید کی دعوتی مہم کا آغاز ہوا۔ یہ مرحلہ حج کے مہینے تک جاری رہا۔ اس دوران دعوت اپنے جوبن پر تھی، اس دور کی بنیادی خصوصیت جو اسے دورِ اوّل سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہاں

جدول ۳۵-۴ پہلے سہ سالہ خاموش دعوتی دورِ نبوت ﷺ میں نازل ہونے والا قرآن

۱	العَلَق ۹۶	پہلی پانچ آیات کے متعلق علمائے امت کی عظیم اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ یہ سب سے پہلی وحی ہے جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ باقی بعد میں اُس وقت نازل ہوئیں جب رسول اللہ ﷺ نے حرم میں نماز پڑھنی شروع کی۔
۲	المُدَّثِّر ۷۴	پہلی وحی کے بعد کچھ مدّت [چند دن] تک رسول اللہ ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی، پھر اس وقفہ کے بعد جب از سر نو نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہوا تو اس کا آغاز **سورۂ مدثر** کی انھی آیات سے ہوا تھا۔
۳	الضُّحٰی ۹۳	یہ مکۂ معظمہ کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہے۔ وحی کا سلسلہ بند رہنے کے بعد دوبارہ کھلنے کے موقع پر۔ سید صاحب اس کو فترۃ کے فوراً بعد گمان کرتے ہیں یہی ہمارا بھی گمان ہے چناں چہ اس کو سورۃ مدثر کے بعد رکھا ہے۔ واللہ اعلم
۴	الاِنْشِرَاح ۹۴	یہ مکۂ معظمہ کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ مکۂ معظمہ میں والضحیٰ کے بعد نازل ہوئی۔ واللہ اعلم
۵	الفَاتِحَة ۱	بالکل ابتدائی زمانہ۔
۶	الاَعْلٰی ۸۷	یہ بالکل ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۷	العَصْر ۱۰۳	یہ مکے کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔ واللہ اعلم
۸	العٰدِیٰت ۱۰۰	یہ نہ صرف مکّی ہے بلکہ مکّہ کے بھی ابتدائی دور کی نازل ہوئی ہے۔
۹	التَّکَاثُر ۱۰۲	یہ مکے کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۱۰	الفِیْل ۱۰۵	اس کا نزول مکۂ معظمہ کے بھی ابتدائی دور میں ہوا ہوگا۔
۱۱	قُرَیْش ۱۰۶	یہ مکّی ہے۔ اس کے مضمون کا سورۂ فیل کے مضمون سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ غالباً اِس کا نزول اُس کے متصلاً بعد ہی ہوا ہوگا۔
۱۲	القَدْر ۹۷	سیّد مودودیؒ اسے مکّی کہتے ہیں۔ الماوردی کہتے ہیں کہ اکثر اہل علم کے نزدیک یہ مکّی ہے۔[۲۲]

[۲۲] ہمارے خیال میں مضامین کی اندرونی شہادت اس سورۃ کے لیے بالکل ابتدائی دور میں نزول تسلیم کرنے کا تقاضا کرتی ہے

۱۳	۹۵ التِّیۡن	مکۂ معظمہ کے بھی ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۱۴	۱۰۴ الۡھُمَزَۃ	یہ مکے کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۱۵	۱۰۱ الۡقَارِعَۃ	یہ مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۱۶	۹۹ الزِّلۡزَال	ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عطاء، جابر اور مجاہد کہتے ہیں کہ یہ مکّی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بھی ایک قول اس کی تائید کرتا ہے [۲۳]۔
۱۷	۷۵ الۡقِیٰمَۃ	یہ بالکل ابتدائی زمانے کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۱۸	۷۶ الدَّھۡر	یہ مکّی ہے، نہ صرف مکّی بلکہ مکّہ معظمہ کے بھی اس دور میں نازل ہوئی ہے جو سورۂ مدثر کی ابتدائی سات آیات کے بعد شروع ہوا تھا۔
۱۹	۷۷ الۡمُرۡسَلٰت	یہ مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہے۔ اس سے پہلے کی دو سورتیں سورۂ قیامہ، اور سورۂ دھر، اور اس کے بعد کی دو سورتیں، سورۂ نبا اور سورۂ نازعات اگر ملا کر پڑھی جائیں تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ سب ایک ہی دور کی نازل شدہ سورتیں ہیں۔
۲۰	۷۸ النَّبَا	مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور میں۔
۲۱	۷۹ النّٰزِعٰت	یہ سورۂ نباء (عم یتسآءلون) کے بعد نازل ہوئی ہے۔ یہ ابتدائی زمانے کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۲۲	۸۱ التَّکۡوِیۡر	یہ مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے [۲۴]۔
۲۳	۸۲ الۡاِنۡفِطَار	یہ ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سورتیں قریب قریب ایک ہی زمانے میں نازل ہوئی ہیں۔
۲۴	۵۵ الرَّحۡمٰن	یہ مکّہ کے بھی ابتدائی دور کی معلوم ہوتی ہے۔

[۲۳] مضامین پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ یہ بالکل ابتدائی سورتوں میں سے ایک ہے، لہٰذا مکّی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

[۲۴] تاہم سورۃ کی طوالت، انداز اور مضامین اس سورۃ کو بالکل اوّلین میں سے ہونے کا کوئی قرینہ مہیا نہیں کرتے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یحییٰ بن ضریس کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

جدول ۳۵-۵ چوتھے سال نبوّت ﷺ میں نازل ہونے والا قرآن

۲۵	۲۶ الشُّعَرَآء[25]	اس سورے کا زمانہ نزول مکّہ کا دور متوسّط ہے۔ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ پہلے سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی پھر واقعہ اور اس کے بعد شعراء۔سورۂ طٰہٰ کے متعلق یہ معلوم ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کے قبول اسلام سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔
۲۶	۱۵ الْحِجْر[26]	اس سورے کا زمانۂ نزول سورۂ ابراہیم سے متصل ہے۔
۲۷	۹۶ الْعَلَق	علمائے امت کی عظیم اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ نبی ﷺ پر سب سے پہلی وحی اس کی ابتدائی پانچ آیات پر مشتمل تھی۔اِس کی بقایا آیات بعد میں اُس وقت نازل ہوئیں جب رسول اللہ ﷺ نے حرم میں نماز پڑھنی شروع کی۔
۲۸	۳۴ سَبَا	مکّہ کا دورِ متوسّط یا دورِ اول، واللہ اعلم۔
۲۹	۸۸ الْغَاشِيَة	یہ مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور کی درمیانی سورتوں میں سے ایک معلوم ہوتی ہے۔
۳۰	۶۹ الْحَآقَّة	مکّہ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۳۱	۷۰ الْمَعَارِج	اس کا نزول بھی قریب قریب انھی حالات میں ہوا ہے جس میں سورۂ الحاقہ نازل ہوئی تھی۔
۳۲	۶۷ الْمُلْك	یہ مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۳۳	۸۴ الِانْشِقَاق	یہ بھی مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۳۴	۷۳ الْمُزَّمِّل	پہلا رکوع، جب قرآن کافی نازل ہو چکا تھا[27]، مخالفت زور پکڑ چکی تھی، چنانچہ ۳ یا ۴ ہجری کے قریب کی بات ہو سکتی ہے۔واللہ اعلم

[25] یہ سورۃ بلاشبہ ۶ نبوی میں نازل ہوئی مگر آخری آیات ۲۱۳ تا ۲۲۰ چوتھے سال کے شروع میں پہاڑی کے وعظ سے قبل نازل ہوئیں اور اِن آیات کی تعمیل میں رشتہ داروں کی کھانے پر دعوت ہوئی۔

[26] سورۂ ابراہیم سے متصل ہے مگر آیات ۹۴ تا ۹۹ چوتھے سال کے آغاز میں نازل ہوئی ہیں، اس میں مفسّرین کم و بیش متفق ہیں۔دعوت کو مہم کی شکل میں شروع کرنے کا حکم اِن آیات کے ذریعے دیا گیا تھا۔

[27] یعنی قرآن کی اتنی مناسب مقدار کہ جس کی رات کو نماز میں تلاوت کی جاسکے، ظاہر ہے اگر یہ دوسری نازل ہونے والی سورۃ ہے تو پھر کون سے قرآن کی تلاوت کا حکم دیا جارہا تھا؟

۳۵	۸۳ الْمُطَفِّفِيْن	یہ مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہے۔
۳۶	۸۶ الطَّارِق	یہ مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور کی آخری سورتوں میں سے ایک معلوم ہوتی ہے۔
۳۷	۱۱۲ الاخلاص	یہ مکّی ہے۔[۲۸]
۳۸	۱۰۸ الْکَوْثَر	یہ مکّی ہے، دورِ متوسّط کی جب حالات ہمت شکن تھے[۲۹]۔ واللہ اعلم۔ یہ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی تھی اور اُس زمانے میں نازل ہوئی تھی جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو انتہائی دل شکن حالات سے سابقہ درپیش تھا۔
۳۹	۷۴ الْمُدَّثِّر	سورۃ المدثر کی پہلی سات آیات تو دوسری وحی کے طور پر اُس وقت نازل ہوئی تھیں جب آپؐ غارِ حراسے یکم شوال کو گھر واپس آرہے تھے۔ باقی سورۃ چوتھے سال حج سے قبل نازل ہوئی جب دارالندوہ میں مشاورت کے بعد ولید بن مغیرہ نے دورانِ حج نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جادو گر مشہور کرنے کا فیصلہ سنایا۔
۴۰	۸۰ عَبَس	یہ سورت بہت ابتدائی زمانے کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔
۴۱	۷۲ الْجِنّ	ہجرت سے تین سال پہلے ۱۰ نبوی میں، مودودی صاحبؒ کو اس بات سے اختلاف ہے۔اُن کے خیال میں یہ ابتدائی زمانے کی ہے[۳۰]۔
۴۲	۸۹ الْفَجْر	یہ دورِ متوسّط کے آغاز کی سورت معلوم ہوتی ہے[۳۱]۔ جب مکۂ معظمہ میں اسلام قبول کرنے والوں کے خلاف ظلم کی چکی چلنی شروع ہوچکی تھی۔ واللہ اعلم

[۲۸] کفّار کے اس سوال کا موقع کہ اللہ کی ماہیت کیا ہے؟ جس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی، بہت جلدی نہیں آیا بلکہ 'اللہ' کے نام کی بہت زیادہ تکرار کے بعد آیا تھا، اس لیے سُوْرَۃُ الاخلاص کے نزولی تعین میں تھوڑا سی تاخیر مناسب معلوم ہوتی ہے۔

[۲۹] جیسا کہ مشہور ہے کہ یہ ۱۵ ویں سورۃ نہیں ہوسکتی، یہ بالیقین اُس وقت نازل ہوئی ہو گی، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپؐ کے بیٹے کے انتقال پر ابتر ہونے کا طعنہ دیا گیا۔ اس طرح اس کا زمانۂ نزول پانچواں سال بنتا ہے۔

[۳۰] جب پہلی مرتبہ حج کے قافلوں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغی مہم سے لوگوں نے قبول حق میں کوئی پیش قدمی نہ کی اور جنّات نے کرلی تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے یہ سورۃ نازل ہوئی اس لیے اس کا صحیح محل ۴ نبوی کا آخر ہی بنتا ہے۔

[۳۱] قرآن کی اندرونی شہادت کی بناپر اعتماد سے یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ یہ سورۃ بہت ابتدائی نہیں ہے جیسا کہ روایتِ ابنِ ضریس کی بنیاد پر مشہور ہو گیا ہے۔

اعلانیہ بلاخوفِ لومۃ ولائم بُتوں کی مذمت ہے، براہِ راست حرم سے لوگوں کو پکارا جارہا ہے اور قیامت کا ڈراوا بہت شدید ہے۔حج کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنا پیغام حجاز کے تمام حاجیوں تک پہنچادیا جس پر مکّہ کے لیڈروں کو اپنی لیڈری اور چودھراہٹ خطرے میں نظر آئی۔ چناں چہ ذی الحج کے ساتھ سال کے اختتام پر ظلم و تشدد کا آغاز ہوگیا۔اِس ایک سال کے عرصے میں نازل ہونے والی سورتوں کے زمانہ نزول کو ایک ترتیب سے ذیل میں دیے گئے جدول میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔اِن تمام سورتوں کا ہم جلد دوم میں مطالعہ کرچکے ہیں۔ایک نبی کی برپا کردہ دعوتی مہم کے موضوعات اور اسٹائل ہر دور میں، اُس کے متبعین کے لیے ایک ماڈل کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دوسالہ دعوتی مہم اتنی شدید اور سرگرمی کی حامل تھی کہ فلک نے نہ اس سے قبل اور نہ اس کے بعد ایسی مہم دیکھی تھی اور اِس مہم کی سربراہی براہِ راست اللہ تعالی کی نگرانی میں اُس کا عظیم المرتبت اولوالعزم پیغمبر ﷺ کر رہا تھا۔ کوئی وجہ نہیں کہ آج بھی اسی انداز سے سارے موضوعات اور مسائل issues سے صرفِ نظر کرکے نام نہاد مسلمانوں کے معاشروں میں ایمان کے احیا کے لیے انھی موضوعات پر تحریک برپا کی جائے جو ان سورتوں میں چھیڑے گئے ہیں۔توحید اور آخرت کے صحیح تصورات اذہان کو اُس مطلوب نقشے پر تعمیر کردیتے ہیں کہ ان افکار سے معمور افراد کا انسانی گروہ رات کے راہب اور دن کے سپاہی بن کر ساری دنیا کو تسخیر کرلیتے ہیں، مسجدیں بھی آباد ہوجاتی ہیں اور ایوان ہائے اقتدار بھی۔

تیسرا دور: پانچواں سالِ نبوّت ﷺ:

یکم محرم سے ۳۰ ذی الحج تک سن ۵ نبوی: پچھلے سال ایک زوردار دعوتِ توحید اور شرک کی نجاست کے خلاف اسلام کی دعوت نے مشرکین کو بوکھلا دیا۔ ایمان لانے والے غلاموں اور لونڈیوں پر ظلم اپنے عروج کو پہنچنے لگا،ابو بکر کی غیرت ایمانی کو جوش آگیا۔ چناں چہ اپنی دولت کو لٹانے میں کوئی تامل نہیں کیا، اور اُن کی 'دولت' بھی خوب کام میں آئی، انھوں نے آزمائش میں ثابت قدم مومنین کو خرید کر آزاد کرنا شروع کردیا۔ آہیں اور چیخیں سننے کے شوقین دولت سے مات کھا گئے اور غلام اور لونڈیوں کو بیچ دینے کی وجہ سے مشقِ ستم سے محروم ہوگئے اور اپنا شوق پورا

نہ کر سکے۔ اس دور میں نازل ہونے والا قرآن صبر و استقامت کی تلقین کرتا نظر آتا ہے۔ کفّار کے ساتھ جو مباحثہ جاری ہے، اُس میں کفّار کے سوالات اور اعتراضات اور اُلجھنوں کے جواب بھی آرہے ہیں اور ساتھ ہی یہ کہ اگر ایمان کے لیے مکّہ کی زمین تنگ ہو رہی ہے تو دعوت کو لے کر کہیں اور نکل جاؤ، اس دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن اپنے ماننے والوں کو ہجرت کے لیے تیار کرتا ہے۔ قریب کی سرزمین میں نصاریٰ آباد ہیں، جو نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے قبل تک کتابُ اللہ کے امین تھے، مگر انھوں نے اپنے خیالات و افکار میں شرک اور بدعات کی آمیزش کر لی تھی۔ قرآن اُن کی جانب بھی التفات کرتا ہے کہ اُن سے پوچھ پوچھ کر مشرکینِ مکّہ سوالات کر رہے تھے کہ آزمائش کر سکیں کہ یہ نبی سچا ہے یا نہیں۔ اس کا تذکرہ پچھلے دو ابواب میں ہو چکا ہے۔ اس سال میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے کچھ پر گفتگو سابقہ جلد [دوم] میں ہو چکی ہے۔ نزولی اعتبار سے گنی جانے والی ۵۲ ویں سورۃ، سورۂ بلد ہم جلد دوم کے آخری باب میں مکمل کر چکے ہیں۔ اس جلد [سوم] میں ہم کوشش کریں گے کہ پانچواں سال مکمل ہو جائے اور چوتھا دور جو چھٹے سال پر مشتمل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے چوتھی جلد میں شروع ہو کر اُسی میں تکمیل پا سکے گا۔ واللہ المستعان۔

اس سال رجب سنہ ۵ نبوی میں نبی ﷺ نے اہلِ ایمان میں سے گیارہ مردوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کر جانے کی اجازت دی۔ اِن میں سے پانچ کے ساتھ اُن کی بیویاں بھی ہیں۔ حبش میں قرآن کے وہ مقامات جہاں مریم اور عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کا تذکرہ کیا گیا تھا، اہلِ حبشہ سے گفتگو میں تبلیغ و دلیل کے کام آتے ہیں۔ اسلام کے خلاف جھوٹ کی سازشوں کا آغاز واقعۂ غرانیق اسی دور کی تصنیف و اختراع ہے، اہلِ مکّہ سر کی آنکھوں سے اپنے تخت و تہذیب کو ڈولتا دیکھ لیتے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ کو کچھ لو اور کچھ دو کے اُصول پر برداشت، مفاہمت اور بقائے باہمی کی دعوت دیتے ہیں! اس مقصد کے لیے قریش آپؐ کو مذاکرات کے لیے بلاتے ہیں۔ مذاکرات ناکام ہو جاتے ہیں۔ ابھی یہ سال ختم نہیں ہوتا کہ سیّدنا حمزہؓ ایمان لے آتے ہیں، ادھر حبشہ میں اللہ کا دین جڑ پکڑنا شروع کرتا ہے اور ادھر مکّہ میں اسلام کی ننھی سی کونپل اپنے زور پر کھڑی ہونے کے لیے دَم پکڑ رہی ہے، آیئے دیکھیں کہ اس پورے یک سالہ دور میں روح الامین، جبریل بہت سرعت سے جلدی جلدی بار بار

کیا قرآن نبی ﷺ کے سینے پر نازل کر رہے ہیں۔

۴۳	۵۰ قٓ	مضامین کی شہادت یہی ہے کہ یہ سورۃ نبوّت کے پانچویں سال میں نازل ہوئی ہو گی۔ واللہ اعلم
۴۴	۵۱ الذّٰرِیٰت	یہ بھی اسی دور کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہے جس میں سورۂ قٓ نازل ہوئی ہے۔

جدول ۳۵-۶ پانچویں سال نبوت ﷺ میں نازل ہونے والا قرآن

۴۵	۵۲ الطُّوْر	اسی دور میں نازل ہوئی ہے جس میں سورۂ ذاریات نازل ہوئی تھی۔
۴۶	۹۲ الَّیْل	سورۂ شمس کے ساتھ نازل ہوئی، یہ دونوں سورتیں ایک دوسرے کی تفسیر محسوس ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم
۴۷	۲۳ الْمُؤْمِنُوْن	اس کا زمانہ نزول مکے کا دور متوسّط ہے۔ یہ مکے کے قحط کی شدت کے زمانے میں نازل ہوئی ہے۔
۴۸	۳۲ السَّجْدَۃ	مکّہ کے دَور متوسّط کے ابتدائی زمانہ میں۔
۴۹	۹۱ الشَّمْس	یہ مکۂ معظمہ کے دورِ متوسّط کے آغاز کی سورت معلوم ہوتی ہے۔ جب مکّہ میں رسول اللہ ﷺ کی مخالفت خوب زور پکڑ چکی تھی۔ واللہ اعلم
۵۰	۷۱ نُوْح	مکّہ معظمہ کے ابتدائی دور میں جب مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کر چکی تھی۔
۵۱	۶۸ الْقَلَم	مکّہ معظمہ کے ابتدائی دور میں جب مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کر چکی تھی۔
۵۲	۹۰ الْبَلَد	یہ مکۂ معظمہ کے دورِ متوسّط کے آغاز کی سورت معلوم ہوتی ہے۔ جب کفّار مکّہ رسول اللہ ﷺ کی دشمنی پر تل گئے تھے اور آپ کے خلاف ہر ظلم و زیادتی کو انھوں نے اپنے لیے حلال کر لیا تھا۔ واللہ اعلم
۵۳	۱۸ الْکَھْف	نبوی ۵ کے آغاز میں، ابھی ہجرت حبشہ واقع نہ ہوئی تھی۔
۵۴	۱۹ مَرْیَم	ہجرت حبشہ سے پہلے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے یہی سورہ نجاشی کے بھرے دربار میں تلاوت کی۔

۵۵	۲۰ طٰهٰ	ہجرت حبشہ کے زمانے میں یا اس سے قبل نازل ہوئی۔
۵۶	۳۱ لُقْمٰن	ہجرت حبشہ سے کچھ قبل سورۂ عنکبوت اور یہ دونوں سورتیں ایک ہی دَور میں نازل ہوئی ہیں، سورۂ لقمان پہلے نازل ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔
۵۷	۸۵ الْبُرُوْج	یہ سورت مکّہ معظمہ کے اس دور میں نازل ہوئی ہے جب ظلم و ستم پوری شدت کے ساتھ برپا تھا۔
۵۸	۲۹ الْعَنْكَبُوْت	یہ سورۃ ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے نازل ہوئی تھی۔
۵۹	۳۶ يٰسٓ	مکّہ معظمہ کے دور متوسّط کا آخری زمانہ۔
۶۰	۳۷ الصّٰٓفّٰت	مکّی دور کے وسط میں، بلکہ شاید اس دور متوسّط کے بھی آخری زمانہ میں۔ واللہ اعلم
۶۱	۳۹ الزُّمَر	یہ سورۃ ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی تھی۔
۶۲	۴۰ الْمُؤْمِن	یہ سورۃ زمر کے بعد متصلاً نازل ہوئی ہے۔
۶۳	۴۴ الدُّخَان	اسی دور میں نازل ہوئی ہے جس میں سورۂ زُخرُف اور اس سے پہلے کی چند سورتیں نازل ہوئی تھیں۔
۶۴	۴۵ الْجَاثِيَة	یہ سورۂ دُخان کے بعد قریبی زمانے میں، دونوں سورتیں مضامین میں مشابہت کی وجہ سے توام نظر آتی ہیں۔
۶۵	۵۳ النَّجْم	یہ مکّی سورۃ رمضان ۵ نبوی میں نازل ہوئی ہے۔
۶۶	۱۱۳ الْفَلَق	سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس دونوں مکّی ہیں۔ واللہ اعلم، یہ ابتداءً مکّہ میں اس وقت نازل ہوئی ہوں گی جب وہاں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی مخالفت خوب زور پکڑ چکی تھی۔ بعد میں جب مدینہ طیبہ میں منافقین، یہود، اور مشرکین کی مخالفت کے طوفان اٹھے تو حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو پھر انھی دونوں سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی گئی
۶۷	۱۱۴ النَّاس	یہ مکّی ہے۔

چوتھا دور: چھٹا سال نبوّت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:

یکم محرم سنہ ۶ نبوی سے ۳۰ ذی الحج سنہ ۶ نبوی تک: اِس دور کا وصف یہ ہے کہ اب نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے ملنے ملانے کے لیے چھپنا چھپانا ضروری نہیں رہا، اعلانیہ حرم میں نماز ادا کی جانے لگی ہے اور اسلام ایک محسوس طاقت کے طور پر جان لیا گیا۔ ایسا اس لیے ہو پایا کہ پچھلے سال کے آخری دن یا ایک دن

قبل جناب حمزہ نے ایمان قبول کیا تھا اور تین دن بعد اس سال کے آغاز کے پہلے ہی دن یا دوسرے دن عمر بن الخطاب نے بھی ایمان قبول کر لیا۔ آپ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی دعا کا مصداق بنے، اللہ نے آپ کے ذریعے اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ عشرہ مبشرہ میں واحد فرد ہیں جو اتنی تاخیر سے ایمان لانے کے باوجود اُس سعید گروہ میں شامل کیے گئے۔

سردارانِ قوم کا فرستادہ نمایندہ عتبہ بن ربیعہ آپؐ کے سامنے مفاہمت کے لیے لالچ پر مبنی مالی اور معاشرتی عزت و مرتبے و اقتدار کی پیش کش رکھتا ہے اس رشوت کو نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ایک نگاہِ غلط انداز سے ٹھکرا دیتے ہیں۔ اس سال بھی باطل کے ساتھ مباحثہ جاری رہا، تاہم اب قرآن کا لہجہ بدل رہا ہے اور بات مان کر نہ دینے والے مکذّبین کو عذاب کی دھمکیاں زیادہ سختی کے ساتھ ہیں۔ اہلِ ایمان اپنے مشن کو پھیلانے کے لیے زیادہ پُر عزم اور سرگرم ہیں۔ اس مقصد کے لیے اِن کی بڑی تعداد جو پچھلے سال حبشہ کی جانب نہیں جا سکی تھی، اب اللہ کے دین کو پھیلانے کے لیے حبشہ ہجرت کر جاتی ہے۔ اسے ہجرتِ حبشہ ثانیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس دوران نازل ہونے والی سورتیں درجِ ذیل ہیں۔ اِن کی زمانی ترتیب ان شاء اللہ کتاب کی اگلی جلد میں زیرِ بحث آئے گی۔

۱۰۹ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْن، ۴۳ سُوْرَةُ الزُّخْرُف، ۳۰ سُوْرَةُ الرُّوْم، ۱۶ سُوْرَةُ النَّحْل، ۵۶ سُوْرَةُ الْوَاقِعَة، ۲۶ سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، ۴۱ سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة، ۴۲ سُوْرَةُ الشُّوْرٰى، ۲۷ سُوْرَةُ النَّمْل، ۲۸ سُوْرَةُ الْقَصَص۔

پانچواں دور: ساتواں، آٹھواں اور نواں سالِ نبوّت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:

یکم محرم سنہ ۷ نبوی سے ذی الحج سنہ ۹ نبوی تک: اہلِ ایمان کی بڑی تعداد مکّہ چھوڑ چکی ہے۔ قرآن کی جانب نہ ماننے والوں پر اتمامِ حجت ہو رہا ہے، دونوں جانب ٹھہراؤ کی کیفیت ہے، دونوں کو توقع ہے کہ شاید فریق مخالف بات کو مان جائے گا۔ کفّار، بنو ہاشم سے تجارتی لین دین، شادی بیاہ اور دیگر معاشرتی و معاشی روابط منقطع کر لیتے ہیں اور اس معاشرتی مقاطعہ کے دوران بنو ہاشم [جن کی غالب اکثریت ایمان نہیں لائی تھی مگر قبائلی رواج کے مطابق سردارِ قبیلہ ابو طالب کی فرماں برداری میں اپنے قبیلے کے فرد (محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی پشت پناہ تھی]، شعبِ ابی طالب میں رہائش اختیار کر لیتے ہیں۔ اس دوران نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حسبِ معمول حرم میں تلاوت فرماتے اور جہاں بس چلتا دین کی

دعوت اور تلاوتِ آیات کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ سنہ ۹ نبوی کے اواخر میں یا اگلے سال محرم کی ابتدائی تاریخوں یہ مقاطعہ کفّار ہی میں سے حسّاس دل رکھنے والوں کی مداخلت اور نبی ﷺ کی دی ہوئی اطلاع [جس کے مطابق معجزاتی طور پر معاہدہ کی عبارت دیمک نے چاٹ لی تھی] سے ختم ہو گیا۔ اس مقاطعہ کے مشکل وقت کے دوران نازل ہونے والی سورتیں ہیں: ۲۱ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء، ۵۴ سُوْرَةُ الْقَمَر، ۲۵ سُوْرَةُ الْفُرْقَان، ۳۵ سُوْرَةُ فَاطِر، ۱۱۱ سُوْرَةُ اللَّهَب۔

چھٹا دور: دسواں اور گیارہواں سالِ نبوّت ﷺ:

یکم محرم سنہ ۱۰ نبوی سے ذوالقعدہ سنہ ۱۱ نبوی تک: ظلم و ستم میں کمی آچکی ہے، جاہلیۃ آخری مقابلے کے لیے پریشان ہے۔ سنہ ۱۰ نبوی آپ ﷺ کی زندگی کا سالِ غم "عام الحزن" بن گیا کہ اس سال رجب ۱۰ نبوی میں آپؐ کے پشت پناہ سردارِ بنو ہاشم ابو طالب اس جہانِ فانی کو داغِ مفارقت دے گئے، اور کچھ ہی عرصے بعد رمضان ۱۰ نبوی میں اسلام قبول کرنے والی پہلی شخصیت، آپؐ کی ہم دم و ہم ساز، آپؐ کی زوجہ محترمہ اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ بھی وفات پا گئیں۔ مکّہ سے اہلِ ایمان کی ایک بڑی تعداد آپؐ کی ہدایت پر دین پہ بغیر کسی لومۃ لائم اور مداخلت کے، آزادی کے ساتھ عمل کرنے اور دائرہ ایمان کی توسیع کے لیے حبشہ ہجرت کر چکے تھے، تاہم ابھی طے نہیں تھا کہ اسلام کے لیے مدینۃ النبی کون بنے گا؟ آپ نے اسلام کے لیے مکّہ سے باہر ایک نئے مرکز کی تلاش میں شوال ۱۰ نبوی میں طائف کا سفر اختیار کیا، جہاں زندگی کی انتہائی تکلیف دہ صورتِ حال سے سابقہ پیش آیا۔ اسی دوران آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر اور عالمِ غیب کے مشاہدات کے لیے معراج پر بلایا۔ اِن دو سالوں میں درجِ ذیل چار سورتیں نازل ہوئیں:

۴۶ سُوْرَةُ الْاَحْقَاف، ۳۸ سُوْرَةُ صٓ، ۱۰ سُوْرَةُ يُوْنُس، ۱۱ سُوْرَةُ هُوْد، ۱۷ سُوْرَةُ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْل۔

ساتواں دور: بارہواں اور تیرہواں سالِ نبوّت ﷺ:

ذی الحج سنہ ۱۱ نبوی سے ربیع الاول سن ۱۴ نبوی [ربیع الاول پہلا سالِ ہجری] تک: آخری دور اتمامِ حجت کا دور ہے، مکّہ میں دعوت کے فروغ کے اعتبار سے یہ مایوس کن صورتِ حال کا دور تھا،

دسویں برس کے اختتام سے شروع ہو کر مکّی دور کے اختتام تک دو سال سے کچھ زیادہ عرصے پر یہ دور مشتمل ہے۔ اس دور کے آغاز میں بنو ہاشم کی سربراہی ابو لہب کے ہاتھ میں آجاتی ہے، مکّہ کی زمین محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اسلام کے لیے بالکل تنگ ہو گئی مگر اہلِ مدینہ جوق در جوق اسلام قبول کر رہے ہیں، آپ کو ہجرتِ مدینہ کا اِذن مل گیا۔ مکّہ کو چھوڑ دیا گیا۔ اس دورِ سعید میں یثرب میں اسلام کا بیج نمو پا گیا۔ اور اسلام کو فروغ ملنے کے لیے اللہ نے زمین کو ہم وار کرنا اور ایسے اسباب پیدا کرنا شروع کر دیے کہ وہ مدینۃ النبی بن جائے۔ حج کے ایام میں سنہ گیارہ نبوی میں منیٰ میں یثرب کے چھ افراد نے آپؐ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اگلے سال بارہ نبوی میں بارہ (۱۲) افراد نے آپ کے ہاتھ اسلام قبول کیا، یہ بیعتِ عقبہ اولیٰ ہے ۔ جس میں سات نئے اور ۵ وہی تھے جو پچھلے سال مسلمان ہوئے تھے۔ اِس سے اگلے سال سنہ ۱۳ نبوی میں ۷۵ افراد نے بیعت کی اِن میں دو خواتین بھی تھیں، اسے بیعتِ عقبہ ثانیہ کہتے ہیں۔ یوں دو سال کے مختصر عرصے میں اس بیعت کے ساتھ معاہدے نے یثرب کو مدینۃ النبی بننے کی راہ ہم وار کر دی۔ کفّار مکّہ اپنی تباہی کے آثار سر کی آنکھوں سے دیکھنے لگے، ہجرت کے لیے اِذن عام ہو گیا سارے مومنین مدینہ منتقل [ہجرت] ہونا شروع ہو گئے۔ کم نصیب کفارِ مکّہ کے بیمار اذہان میں اس مسئلے کا علاج آپؐ کو قتل کرنے کے سوا کچھ نہ بچا ، قتل کی سازشیں ہوئیں اور اللہ کا نبیؐ اپنے رب کی حفاظت میں اُن کے درمیان سے نکل کر اپنے رفیقِ خاص سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یثرب پہنچ گیا۔ ۲۷ ماہ سے چند مزید دنوں پر مشتمل اس دور میں درجِ ذیل سورتیں نازل ہوئیں[۳۲]۔

۱۵ سُوْرَۃُ الْحِجر، ۱۴ سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیم، ۱۳ سُوْرَۃُ الرَّعْد، ۷ سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، ۱۲ سُوْرَۃُ یُوْسُف، ۶ سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، ۲۲ سُوْرَۃُ الْحَجّ اور ۹۸ سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ

☆☆☆☆

---

۳۲ اس دور کا کل دورانیہ یوں ہے: سنہ ۱۱ کا ایک مہینہ ذی الحج کا، سنہ ۱۲ اور ۱۳ کے کامل ۲۴ مہینے اور سنہ ۱۴ نبوی یا ہجری سنہ کے پہلے سال کے دو مہینے محرم اور صفر، یہ کل ۲۷ ماہ بنے۔ چند مزید دن ربیع الاول کے کہ جب اللہ کا نبی یثرب میں داخل ہو گیا۔ یثرب نے ایک نیا جنم لیا اور وہ مدینۃ النبی بن گیا۔